

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوشش ☆

بلوچستان میں پاکستانی زبانوں

براہوئی، بلوچی اور پشتو میں

تذکرہ سیرت

I- براہوئی

(۱) نشر میں سیرت نگاری

خاصکل و شمال نبوی ﷺ (براہوئی) مولف: علام محمد عمر دین پوری (جن کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا برآہوئی زبان میں ترجمہ ہے۔ جس کی شاعری کی تعریف کی گئی ہے) یہ کتاب نادرونا یاب ہے۔ اس کا تفصیلی تذکرہ دستیاب نہیں ہو سکا، البتہ فہرست کتب مکتبہ درخانہ ڈھاڑو ۱۹۷۸ء میں اس کا نام درج ہے۔ اور قیمت تین روپے تھی ہے۔

”سیرت النبی ﷺ“ (گین براہوئی) مولف: غلام نبی رائی، اسے حکومت پاکستان کے پرنس انفارمیشن فیپارٹمنٹ کوئٹہ نے ۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پرنس کوئٹہ سے چھپوا یا کل صفحات ۱۶۷، ابتدائیہ از عہد القادر شاہ ہوائی غلام نبی رائی نے (جو براہوئی کے نامور اہل قلم میں سے تھے)

”سیرت النبی ﷺ“ از مولانا شبلی، علامہ سید سلیمان ندوی سے بعض عنوانات کے موالکا برائی میں ترجمہ کیا ہے۔ جن کا ہماری روزمرہ کی زندگی سے بڑا اگہر اعلان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر موز پر مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ روئے زمین کے تمام انسانوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔ غلام نبی راهی کے ترجمے کا انداز لکش، متاثر کون اور شتر ہے۔ وہ خواہاں ہے کہ قاری نہ صرف حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے افکار عالیہ سے آگاہ ہو بلکہ ان پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا کی سعادتوں اور فتوں سے مالا مال ہو جائے۔

ترجمہ ہونے کے باوجود غلام نبی راهی کی یہ کتاب بہاءویٰ نشری سیرت لگاری میں ایک گراندراشا نافہ ہے۔

”تاریخ اسلام“ حصہ دوم (برائی) مولف خلیفہ گل محمد نوٹھی، ۵ شعبان ۱۳۹۸ھ / ۱۹۸۷ء کو بولان مسلم پریس کوئٹہ میں چھپ کر نوٹھی سے شائع ہوئی۔ اس حصہ میں بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں حوالہ جات نہیں دیئے گئے۔ کتاب کا انداز بیان نہایت موثر اور لکھش ہے۔ مطالعے کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم خود اس مبارک دور میں ہیں۔

”سیرت النبی ﷺ“ (انعام یا فتو) مولف پروفیسر عبدالرؤف، احمد برادرس پر میز کراچی نے چھاپی۔ برائی اکیڈمی کوئٹہ نے جنوری ۱۹۸۱ء میں شائع کی۔ کل صفحات ۲۷، لکھائی چھپائی معیاری، گرد پوش دیدہ، زیب، پیش لفظ از غلام حیدر حضرت، چوالیں عنوانات (جیسے اٹھنے بیٹھنے کے آداب، سونے چاگنے کے آداب، غلاموں کے ساتھ محبت کا سلوک، بچوں سے شفقت، خدا کی نافرمانی کا عذاب، شکر و توکل، ایمانداری، ولاؤری، پریزگاری، رحم، اخلاق حسن، بندگی، نماز، زکوٰۃ اور انساف وغیرہ) کے تحت قابل تدقید معلومات ہم پہنچائی گئی ہیں۔ ان عنوانات میں ہادی اسلام ﷺ کی تعلیمات اور حیات طیبہ کی جملکیاں نظر آتی ہیں، اور قاری کو عملی طور پر اپنانے کی جانب آساتی ہیں۔ انداز لگاڑش چھپ، اثر پذیر اور سیدھا سادا ہے۔ یہ کتاب قابل توصیف اضافے کا وجد رکھتی ہے۔

”بندگی ناجیر خواہ“ (سیرت طیبہ) مولفہ: غلام حیدر حضرت، بر احوالی اکیڈمی کونسل
نے کراچی سے چھپوائی، صفحات ۱۲، کتابت و اشاعت دیدہ زینب۔

مولف نے چوبیس مختلف موضوعات کے تحت مختصر اور عام فہم انداز میں بر احوالی میں
سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے اور زندگی کے مختلف ادوار و احوال میں اس کا خلاصہ کیا چکا ہے۔
عبارت میں روایتی ہے اور مندرجات ہر موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں۔ بر احوالی کا نظری سرمایہ
شعری سرمایہ کی نسبت قابل اور کم ہر ہے۔ لہذا بر احوالی میں الیکٹریفی کابل صدائفرین ہے۔

”سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ (نعام یافتہ)، مولف عبد الرزاق صابر، نہایت عمدہ ناکمل
اور کاغذ پر رائل پرنس کونسل میں چھپی اور بر احوالی ادبی سوسائٹی پاکستان کونسل نے شائع کی۔ اگست
۱۹۸۵ء صفحات ۲۰۶، دیباچہ از پروفیسر فاؤکنر انعام الحق کوش، یہ کتاب سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ
ایک بہت وسیع اور جسمانی گیر موضوع ہے اور اس میں سے مشتمل نہاد از طریقہ صدقہ، ایک کامیاب
کاؤش ہے۔ اس میں بر احوالی زبان میں بادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف
حیثیات جیسے بحثیت مبلغ، سماجی مصلح، پہپہ سالار، ناجر، حکمران اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، (کل ۲۸
عنوانات) پر روشنی ڈالی ہے۔ انداز بیان متاثر کن ہے۔ عبد الرزاق صابر کی ولی خواہی ہے کہ
موجودہ صدی کے مسلمان ”اسوہ حنفی“ کو دل و جان سے اپنالیں کہ اس میں ان کی اور وکی انسانیت
کی فلاج پوشیدہ ہے۔

”سیرت رحمۃ للعالمین“ مولف: جوہر بر احوالی، اسے بر احوالی ادبی بورڈ پاکستان
نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا، صفحات ۱۲۷،
موضوع کے اختبار سے نہایت اہم اور واقع ہے۔ انداز بیان دلچسپ اور دل کو موہلینے
والا ہے۔

ماہنامہ ”احوال“ بر احوالی خپدار سے ستمبر ۱۹۷۵ء میں چھپنے لگا۔ اس کے مدیر عبد القادر
اشیرشاہوی تھے۔ ستمبر ۱۹۷۹ء تک باقاعدگی سے مظہر عام پر آتا رہا۔ احوال، اور اولس بلوچی کونسل

میں مطبوعہ بر اہوئی میں سیرت طیبہ سے متعلق مضامین کی تعداد بیش اور اسی کے قریب نعمتیہ کلام موجود ہے۔

۲۔ نعمتیہ شاعری

”تحفۃ الحجۃ“ مصنف: ملالمک دادا بن آدین غرشین (میر فہیم خان نوری کے عہد حکومت ۱۴۰۹ھ/۱۹۹۳ء کے عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور بر اہوئی کے حیدر عالم اور شاعر) سال تصنیف ۱۴۰۹ھ/۱۹۹۳ء،

حمدیہ اشعار کا آغاز یوں ہوتا ہے، جو دل سے لٹکنے کے باعث بہت متاثر کن ہیں۔

ترجمہ: ساری حمد و شادا کے لئے ہے کہ وہی شاہ و گدا کاروزی رسان
وہ عجب رحمان و رحیم پا نہار ہے کہ بخیر بارانی زمینوں کھر بز کر دتا ہے۔

نعمتیہ اشعار اثر و ظہوص میں ڈوبے ہوئے ہیں جیسے ترجمہ:

باری تعالیٰ نے سب سے پہلے فو رمظانی کو پیدا فرمایا،

پھر رب تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کو ظاہر کیا،

رب تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برکت والا نبی مسحیوں فرمایا،

آپ دنیا و کائنات میں حق اور نبین بنا کر بھیجے گئے،

اثرات

۱۔ یہ کتاب اور اس کا مصنف دونوں بر اہوئی حجری ادب میں اہم نقش کے حامل ہیں۔
ملالمک دادا نے پہلی بار بر اہوئی زبان کو علم و ادب اور شریعت اسلام کے اظہار کا ذریعہ
ہنا کراس کی امکانی صلاحیتوں کو اچاگر کیا۔

۲۔ ملالمک دادا نے معاشرے میں پھیلے ہوئے غیر اسلامی اثرات کو دور کرنے کے لئے
بر اہوئی زبان کے واسطے نور اسلام پھیلانے کی تگ و دوکی - نتیجہ کتاب کی تصنیف
کے سترہ سال کے اندر ۱۴۰۹ھ/۱۹۹۳ء میں میر فہیم خان نوری نے بر اہو یوں کی
جهالت اور غیر رسمی انداز زندگی کو بد لئے کے لئے جمال الدان میں ایک وند بھیجا، جس

نے وہاں اپنے قوانین باندز کے جو شریعتِ اسلامیہ اور قایامتانیہ کے لئے مفید تھے۔
 ۳۔ ملک داد کا اثر ہمہ گیر تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آغاز (انیسویں صدی کے ربع آٹھ) میں درخاں (ڈھاڑوں) سے تحریک نشانہ ۃ الاسلامیہ شیخ البلوچستان جناب مولانا محمد فاضلؒ کے زیر قیادت اہمیت یہ نہ صرف سانی بلکہ موضوعاتی اور روشنی اعتبار سے بھی ملا ملک داد کی روایت کو لئے ہوئے تھی۔ یہ روایت اب بھی بہتری علم و ادب اور ذہن و قلب میں رچی ہے۔
 ۴۔ قیاس چاہتا ہے کہ بہا ہوئی زبان کا موجودہ فارسی رسم الخط بھی ملک داد کا ہی اپنا یا ہوا ہے۔

عشقِ محمدؐ سے سرشار مولانا محمد فاضل (۱۴۲۶ھ/۱۸۰۰ء- ۱۴۹۶ھ/۱۸۷۳ء)
 کے نامور شاگردوں میں اُن کے نواسے مولانا محمد عبداللہ درخانی (۱۴۹۸ھ/۱۸۷۸ء- ۱۴۲۲ھ/
 ۱۹۰۰ء) کے علاوہ مولانا نبوچان (وفات ۱۴۲۵ھ/۱۸۰۷ء) مولانا عبد الجبیر چوتوئی اور مولانا عبدالگنی تھان سب نے نقیہ شعر کئے ہیں۔

”شامل شریف“ (منظوم) مؤلف: محمد عبداللہ درخانی، سن تالیف ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ/۱۹۰۷ء اور سن طباعت ۱۴۲۷ھ/۱۹۰۹ء ہے۔ اس میں حضور پاک سروکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل و خصائص کا بیان ہے۔ مؤلف نے مستند کتب جیسے شامل ترمذی، معراج المدبوۃ، منہجۃ المجالس وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

” مجرمات شریفہ“ (منظوم)، مؤلف: محمد عبداللہ درخانی، کراچی، ۱۴۵۰ھ/۱۹۳۱ء
 صفحات ۸۰، آغاز حمد سے ہوتا ہے پھر نعمت شریف اور درود شریف پڑھنے کے فائدہ درج ہیں اس کے بعد ستر مجرمات کا بیان ہے۔

”تحفۃ الغرائب“ ناصح البلوچ، ”صیحت نامہ“ (منظوم) مصنف: مولانا نبوچان
 جان تینوں میں نقیہ اشعار موجود ہیں۔

”مفرح القلوب“، مصنف: مولانا عبد الجبیر چوتوئی (فرزند احمد مولانا نبوچان)

۱۹۱۵/ھ ۱۳۲۲ء صفحات ۵۶، کہیں کہیں مناجات اور مولود شریف درج ہیں۔

”گلشن راغبین“، مصنف: مولانا عبدالجید چوتوئی، کونہ، سنندارہ، صفحات ۶۷، ۱۳۶ء میں مناجات، نقطیہ اشعار اور مولود شریف موجود ہیں۔

”درالجیدی“، مصنف: مولانا عبدالجید چوتوئی، کونہ، ۱۹۵۸ء (بِرَشْم) صفحات ۱۳۶، اس میں حمدیہ اور نقطیہ اشعار کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی پیدائش کا بھی اچھا خاصاً ذکر (۲۵ راشعار) موجود ہے۔

”جوشِ حبیب“، مصنف: مولانا عبدالجید چوتوئی، کونہ، ۱۹۲۸/ھ ۱۳۵۷ء صفحات ۱۲۰، اس کے اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں دل کی پہنائیوں سے لگے ہیں۔ روان اور شریں ہونے کے ساتھ ساتھ درد و اڑ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

”گل خطبہ“، زبان بر اہوئی ترجمہ آیات کلام بانی و احادیث سر و رو جہاں اُسی ہے شعاع القلوب، لاحراق الذنوب، مؤلف مولانا عبدالجید چوتوئی، (قلمی) (بر اہوئی ترجمہ و نشر پر مشتمل) صفحات ۱۸۹، تقریباً ۲۰ سال پرانا۔ اس میں نقطیہ اشعار بھی موجود ہیں۔

”سودائے خام“، مصنف: علامہ محمد عمر دین پوری (المتوفی ۱۹۷۸/ھ ۱۳۹۸ء) بر اہوئی کے سب سے بڑے مصنف، اتنا لیس کتب، ترجمہ و نشر پر کہاں عبور، بیک وقت مصنف، مبلغ، مترجم، مفسر، مؤلف، فناکار، عملی سیاسی کارکن، تحریک خلافت میں حصہ لیا۔ مولانا محمد فاضل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد مولانا عبدالجی کے شاگرد خاص۔

۱۹۱۵/ھ ۱۳۲۲ء دوسرا یہ شیش، ۱۹۲۶/ھ ۱۳۵۵ء صفحات ۱۳۶،

یہ نقطیہ، عشقیہ غزلیات، کافی، مولود شریف، مناجاتی حرffi ایات وغیرہ پر مشتمل ہے۔

”مشتاق مدینہ“، تحریک ۱۹۳۶/ھ ۱۳۵۵ء اس کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول علامہ محمد عمر دین پوری کا ہے جو مولود شریف اور نعت وغیرہ پر مبنی ہے۔ حصہ دوم میں مولانا عبدالکریم مینگل کی نعت اور مولود وغیرہ ہے۔ آپ کو اللہ نے بہت ہی بیاری آواز عطا کی تھی۔ آپ اپنا کلام ترجمہ سے

پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے کلام میں زکرِ اکت فکر و درست خیال ہے۔ آپ میں حضرت علیؓ کی سیستی ہے۔

”وَيَسِّرْ الطَّيِّبَ فِي ذِكْرِ الْحَمِيمِ“ (مصنف: علامہ محمد عمر دین پوری) نسخہ
۱۹۳۲ء صفحات ۱۹۲، اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسن عبادت وصال
مذکوم درج ہے۔

”فی الفرات“، مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، ۱۹۶۸ء صفحات ۷۰، اس میں حمدیہ اور نظر کلام ہے۔

۸۰، حمادورنست کے بعد اسلامی تعلیمات سوال و جواب کی صورت میں پیش کی ہیں۔

”تعلیم الاسلام“، مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، سن تکمیل، ۱۹۰۱ء، صفحات ۱۳۲۹/۱۵۰۱ء، صفحات

۲۶، نصائح کے خلا وہ اس میں نجت اور منقیت خلافائے راشدن موجود ہے۔
”فیحیت نامہ“، مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، سن اشاعت ۱۹۰۱ھ/۱۹۳۱ء، صفحات

”تسویج النساء“ مصنفہ مؤلفہ: مائی ناج بابو (علام محمد عمر دین پوری کی صاحبزادی)، برداشتی زبان کی اولین ادبیہ، شاعرہ اور مرثیہ نگار، پہلی جلد ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء و دری جلد
۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء صفحات ۲۶۸-۲۷۰

مختصر محمد و ناحت اور منقبت سے خصوصی لگاؤ رکھتی ہیں۔
 ”ناج محمد تعالیٰ“ (النحوی ۱۹۲۲ء) مرتبہ عبدالرحمن بر اہوی، اسلام آباد ۱۹۷۶ء
 آپ کا کلام بلوچستان بھر میں مقبول ہے۔ ”واٹی دو جہاں کا تذکرہ“ (منظوم) سوزو گداز سے لیریز
 ۔

”ماہ گل“ (مثنوی) مصنف: بلوش اعر، ناشر: ڈاکٹر عبدالرحمن سہا ہوئی، کوئٹہ، ۱۹۶۷ء، اس میں اخیرہ شعرا موجود ہیں۔

د. گلشن اشعار، مصنف فیض محمد فیصل (چجزبانوں - فارسی، اردو، بولیوچی، سندھی،

سرائیکی اور براہوئی کے صوفی شاعر، کوئٹہ، ۱۹۶۸ء صفحات ۵۷، یہ زیادہ تر نعمتیہ کلام ۱۳۵۵ھ شعرا پر مشتمل ہے۔

” مجرمات مصطفیٰ علیہ السلام“ وفات ناصر رسول اکرم ﷺ، وفات ناصر بن بی خاتون جنت و شادی بی بی عائشہ صدیقہ، (منظوم) مصنف مولانا محمد عمر ولد شیر محمد بن علی زینی، کوئٹہ صفحات درج نہیں، صفحات ۹۶، تیسی مجرمات کے ذکر کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں لگھاۓ عقیدت بھی پیش کئے گئے ہیں۔

” راغب اسلامیین ” مصنف حاجی محمد عمر ابن حاجی علی محمد، کوئٹہ، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء صفحات ۹۶، نعمتیہ شعرا کے علاوہ اسلامی تاریخ کے بعض واقعات کو براہوئی شعرا میں پیش کیا ہے۔

” گلشنِ مصطفیٰ ” مصنف حاجی گل محمد نوٹکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء صفحات ۱۶۰۔

اس میں ۲۵ مجرموں کو پیش کیا گیا ہے۔ مناجات نصائح اور غزل فراق، ان کے علاوہ ہیں۔ ”غزل فراق“ میں بخاطب حضور پاک سروکائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

” تحریۃ القراء ” مصنف حاجی گل محمد نوٹکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء صفحات ۱۳۲،

اس میں معراج شریف کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ص ۴۲ پر نقشبند مبارک بھی درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک جامیاتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں سے بعض واقعات پیش کر کے صحیتیں بھی کی ہیں۔

” گلدستہ نوٹکوی ” مصنف حاجی گل محمد نوٹکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۸ء صفحات ۲۰۸،

اس کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد نعمت اور پھر منقبت درج ہے۔ صفحے سے ۲۸ تک درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

” گلشن سور ” مصنف محمد اسحاق سور ولد مولوی عطا محمد صوفی، کوئٹہ، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء

صفحات ۱۱۲، اس کا پہلا باب توحید، رسالت اور منقبت پر مبنی ہے۔

”کلام نور“ مصنف مولوی نور محمد، کونہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۲۶۲، نتیجہ اشعار موجود ہیں۔

”گلشن بلوچستان“ از مولوی مراد علی ریسانی، نتیجہ اشعار دستیاب ہیں۔

”مگدستہ“ مرتبہ رہس نبی دا لانگو، کونہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۹۷، نتیجہ کلام درج ہے۔

”معراج محمد ﷺ“ از حافظ سید احمد المعروف طوفان میل، کراچی، ۱۴۸۹ھ /

۱۹۶۹ء، صفحات ۸، اشعار کی تعداد ۱۰۸،

”غزلیات سائل“ از کریم بخش سائل، کونہ، ۱۴۹۰ھ / ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۶، نتیجہ

اشعار موجود ہیں۔

”مہر وفا“ از پیر محمد شیر غی ولد کرم خاں، کونہ، ۱۴۹۱ھ / ۱۹۷۸ء، صفحات ۵۶، نتیجہ اشعار

درج ہیں۔

”استنا پاک“ (زمہ بائے ول) از واحد بخش رد، کونہ، ۱۹۷۵ء، صفحات ۱۹۸، یہ

مجموعہ پند و نصائح پر ہیں ہے۔ نتیجہ اشعار موجود ہیں۔

”قدم قدم آباد“، کونہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۲۸

یہ براہوئی، بلوچی اور پشتو شاعروں کے نغمات کا مجموعہ ہے۔ اس میں حدیہ اور نتیجہ

اشعار موجود ہیں۔ تراب لاڑکانوی کے براہوئی نتیجہ اشعار کا اردو ترجمہ ”سرور کوئین ﷺ کی ہمک

بلوچستان میں“، اڑاکڑ انعام الحق کوڑ، کونہ ۱۹۹۷ء، ۸۲، ۸۳ پر شائع ہوا ہے۔

”صلی و بلذ“ از عبد الصمد شاہین سورابی، کونہ، ۱۹۸۰ء، صفحات ۱۲۰، یہ اردو براہوئی اور

بلوچی زبانوں پر مشتمل ہے۔ نتیجہ اشعار موجود ہیں۔

”نفر کوئین ﷺ“، از شاہ حمد محشر رسول گری (شہر آفاق مدرس حصہ اول تا سوم) کا

منظوم براہوئی ترجمہ عبد الصمد شاہین سورابی نے کیا ہے۔ ”مدرس“، ”نفر کوئین“ جناب رسالت مآب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کی مظہوم سیرت طیبہ ہے۔ جو تاریخ و سیر کے متعدد آخذات پر ہیں

ہے۔ یہ مدرس اردو ادب کا طویل ترین مدرس ہے۔ جو کم و بیش ۱۲۰۰ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا حصہ ۱۹۶۱ء دوسرہ ۱۹۶۳ء اور تراجمہ ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئے۔

مترجم نے کسی واقعہ، اپنے، مشہوم اور اسم نہ میں کوئی تہذیبی نہیں کی۔ محترم محشر رسول گمری کے پیان کردہ واقعات کو یعنیہ برآہوئی میں پیش کرنے کی سعی قابل توصیف ہے۔ اگر کہن برآہوئی نے ساتھ نہیں دیا تو مترجم نے بلا کم وکاست اردو فارسی کا سہارا لینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ مترجم نے مدرس میں مردے کا رائی گئی بحربی استعمال کی ہے۔ اپنے جملہ بھی آئے ہیں جو پہلے سے برآہوئی میں موجود تھے۔ مترجم کی اس کاوش سے برآہوئی زبان کی وحدت پذیری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

قوالی کے لئے برآہوئی میں کوئی مدرس موجود نہ تھی۔ اب اس ترجمہ کے بعد یہ کی جاتی رہے گی۔

محترم محشر رسول گمری نے فخر کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مظہوم ترجمے پر دو تین بار بذات خونظر ڈالی تھی تا کہ شعر کی روح قائم و دامن رہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے برآہوئی اشعار کی تفعیل بھی کرائی تھی، جو درست پائی گئی۔ مقام سرت ہے کہ یہ مظہوم ترجمہ جو ایک علمی و ادبی کارنامہ ہے طبع ہو چکا ہے۔ (۱)

جنگ نامہ مشہد (فارسی) کا مظہوم برآہوئی ترجمہ میر گل خان نصیر نوٹکوی (بلوچستان کے امور مورخ، ادیب و شاعر) نے کیا تھا۔ کوئی، ۱۹۸۰ء صفحات ۲۷۰، ۲۷۱ میں ترجمہ شدہ نحت کا اردو ترجمہ ”سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں“ از ڈاکٹر انعام الحق کیش، کوئی ۱۹۹۱ء ص ۲۷ میں پچھا ہے۔

”روشنائی“ (نعتیہ محمد بن علی کلام) از جوہر برآہوئی، ماشر برآہوئی چلی کیش فرید آباء، میہر ٹلچ داؤ سندھ، ۱۹۹۱ء صفحات ۸۷، ۸۸،

مولانا محمد فاضل مینگل نوٹکوی، مولانا عبد الباقی درخانی، مولانا عبد الغفور درخانی، میہر محمد نجیب رانی، جمال بادینی ہصوئی عبد اللہ مینگری ماڈگیر رانی،

صالح محمد شاد کو راہوئی میں نعتِ کوئی سے خصوصی شخف ہے۔
 گل بنگل زنی، غلام حیدر حسرت، بابا عبد الحق شاہوائی، جباریار، لیٹین بھل، مولوی
 عبدالحق بابکی، اعظم مشتاق، عبدالواحد مینگل خضداری، عباعزیز راهی، محمد کریم ہلم، یوسف
 مونج، ایثار حسین ذوق، شاہ ہیگ شیدا، رحیم ناز، طاہرہ احساس جنک وغیرہ نے بھی راہوئی میں نقیب
 شعر کہے ہیں۔

علام محمد عمر دین پوری گل بھائے عقیدت ٹھیٹ کرتے ہیں:
 ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہر چند موجود ہے۔

دیلوں، ہمید انوں اور پہاڑوں پر،
 مجھے تاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون ہے (کوئی نہیں)
 یہ ہندہ عاجز قربان ہے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپا پنچا دوں،
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ میں خاک مدینہ بن جاؤں،

تاجِ محمد نا جل گویا ہوتے ہیں:
 ترجمہ: اگر تم اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشق ہو اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
 دین کے چاہنے والے ہو۔

اگر تم محبوب سے مکر ہو جو کوئی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مکر ہوا،
 (تو سمجھلو) پچھی کٹوٹے پاش کی طرح ہے!
 اسے دنیا میں پریشانی اور بے قراری ملے گی،
 وہ (محبوب سے مکر) جہاں بھی جائے اسے،
 لق و دق سحر اکی طرح آبادی نہیں ملے گی۔

پاسو چھی II

﴿۱﴾ نثر میں سیرت نگاری

دو جہاں عسردار، مؤلف قاضی عبدالرحیم صابر، کراچی ۱۹۹۶ء صفحات ۱۹۲،
اس میں حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، تعلیمات، اخلاق اور
کروار کو پیش کیا گیا ہے۔ اندازیابان دلکش، تکفیر اور تو انہے۔ افادیت اظہر من القسم ہے، کتاب
کی چھپائی آفسٹ پر ہوتی ہے۔ کتابت مناسب ہے۔

سیرت طیبہ پر بلوچی نثر میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ جو سرمایہ بھی موجود ہے اس میں اس
کتاب کی حیثیت منفرد ہے۔ ویسے یہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بلوچی زبان میں پہلی تالیف

ہے۔

”رسول ﷺ نے پہکیں زند“، مؤلف حاجی عبدالاقیم بلوچ، کوئٹہ ۱۹۸۰ء صفحات
۵۶، حضور پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کے اہم واقعات کا اختصار کے ساتھ بلوچی میں پیش کیا گیا
ہے۔ بلوچی جانے والے قاری کے لئے بہت مفید اور اہم کتاب ہے۔

موقع محل کے مطابق قرآنی آیات کے حوالوں نے متن کو زیادہ مصدقہ ہا دیا ہے۔
کتاب کی زبان نہایت سلیمانی ہے۔ آپ کا قرآن پاک کا بلوچی میں ترجمہ اور تفسیر پنجوں میں ریطیع

ہے۔

”پاکیں نبی ع زند“ (بلوچی)، مؤلف میر محمد خان بلوچ، کوئٹہ ۱۹۸۰ء صفحات ۵۶،
کتاب مختصر ہے۔ اس لئے واقعات کو بھی مختصر بیان کیا ہے۔ کاچ میں صرف حضرت خدیجہؓ کا ذکر
ہے۔ باقی ازواج مطہرات کے اسماء مبارک بہک بھی تحریر نہیں کئے گئے۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں عنوانات موجود ہیں، مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے رفیق غارہ حضرت کے جا شارح حضرت ابو بکر صدیقؓ کا علیحدہ ذکر موجود نہیں۔ بہر حال
بلوچی زبان میں سیرت طیبہ پر ایک اور کتاب کا اضافہ خوش آئندہ ہے۔

”سیرت النبی ﷺ“، مؤلف میر مخدوم خاں مری، کوئٹہ، ۱۹۸۱ء صفحات ۲۷۰،

اس میں مولانا شبیل اور علامہ سید سلیمان ندوی کی معروکت آلا را ”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ سے مختلف ۵۸ عنوانات کے تحت شرقی بلوچی میں ترجمے کئے گئے ہیں۔
ترجمہ رواں، دل پذیر اور ممتاز کرنے ہے۔ بلوچیات میں یہ ایک قابل توصیف اضافہ ہے۔ افادیت کے اعتبار سے آخرت کا تو شرمنصور ہو گا۔

”پا کین نبی ع صلی اللہ علیہ وسلم نسب ناگُ“ مولف آغا میر نصیر خان احمد زنی (نامور قلم کار، محقق، ادیب، مورخ اور فقیہ) لاہور، ۱۹۸۵ء پیش بھری کوسل اسلام آباد نے شائع کی۔ صفحات، ۸۰،

یہ کتاب جیسا کہاں سے ظاہر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب پر مشتمل ہے۔ بلوچی زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔ اردو میں اس موضوع پر پیر غلام دیگر رای ہائی کی ایک کتاب ”نسب نامہ رسول امام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ موجود ہے۔ اسے سیدنا آدم جی عبد اللہ پی بشیر زہبی و اے نوکھا براز ارا لاہور نے شائع کیا۔ سن اشاعت ۱۴۲۹ھ / ۱۹۰۹ء

کتاب کے آغاز میں مولف نے لکھا ہے کہ نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر کتابیں موجود ہیں، مگر نسب نامہ کی طرف کسی نے خاص توجہ نہیں دی۔ اس لئے مولف نے اس کی کوپورا کرنے کے لئے یہ نسب نامہ مرتب کیا ہے۔

کتاب میں اہل بیت اور ازواج مطہرات کے شجرے بھی موجود ہیں۔ مولف نے نہایت محنت اور عرق رینی سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

مججزات محمد یہ کامل (بلوچی) مولف مولانا حضور بخش جوتوی (المتوفی ۱۹۸۸ء) لاہور، صفحات، ۸۰، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۰۱ء

اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور مججزات نہایت دلچسپ انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔ مثلاً شتن القمر، حضرت جابر کے بچوں کا زندہ ہوا، دودھ کے پیالہ میں برکت، درختوں کا چلننا، پھاڑکا بلنا، انگشتی بارک سے پانی جاری ہونا وغیرہ وغیرہ۔
کتاب نہایت سلیس بلوچی میں لکھی گئی ہے۔ اس کے پڑھنے سے روحانی سکون حاصل

ہوتا ہے۔

مقالات سیرت بزمان بلوجی

ماہنامہ اولس بلوجی کوئٹہ سے دسمبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔ ستمبر ۱۹۷۹ء تک باقاعدگی سے پچھتا رہا۔ جولائی ۱۹۸۰ء تک بندر بہرہ مظفر عالم پر آیا۔

اس کے ایڈٹر ہے، امام گھفیل اللہ گچکی، عبدالغفار ندیم، حکیم بلوج صورت خاں مری، عبدالقدار اشیر شاہ بولی، عبدالرزاق صابر، اکبر شاہ،

اس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق پچاس کے لگ بھگ مضامین اور چالیس کے قریب نعمتیہ کلام شائع ہوئے ہیں۔

﴿۲﴾ نعمتیہ شاعری

بلوجی شاعری میں قد ما اور متوسطین کے ہاں نعت سروکوئین صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ایک منفرد رنگ ہے۔ یہ شعراء جو اکثر طویل معلومات اظلم کرتے تھے، اظلم کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے کرتے ہوئے ایک دو شعروں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت کی جانب رجوع کرتے، خلفاء راشدینؓ کی مدحت کے بعد غوث پاک اور وہر سے ولیاء کرامؓ کی تائش کرتے اور تب اپنے موضوع کی طرف آتے تھے۔

قدمیم بلوجی شاعری چونکہ سید پہنچ روایات کی مرہون منت روی ہے اور ناخواندگی اور قابلی جنگوں کے باعث لوگوں نے نعمتیہ اشعار کو چھوڑ کر صرف ان اشعار کو حفظ کیا جن کی انہیں جگنی رجزیا برم کی جاہی میں خرورست تھی۔ اسی لئے جو تھوڑی بہت مذہبی اور اخلاقی نظمیں ملتی ہیں انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں اسلامی عقائد کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک، حضرت علیؓ اور درویشوں کے متعلق قصہ ملتے ہیں۔

(۲)

”شامل شریف“ (منظوم بلوجی) مصنف مولانا حضور بخش جتوی (آپ کا عظیم ترین

کارامہ قرآن مجید کا بلوچی میں ترجمہ ہے جو ۱۳۲۹ھ میں چھپا، لاہور ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۵ء، صفحات ۱۰۹

یہ کتاب "کتاب الشہادۃ" از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (الوفی ۱۴۹ھ/۸۹۲ء)

سے مأخوذه ہے۔ مگر مولانا جتوئی نے اسے مخطوط بلوچی میں تحریر کر کے بلوجوں میں بے حد مقبول بنایا

- ۶ -

آپ کی متعدد نعمتیں ملیں ہیں۔ جیسے اصول الصلوٰۃ، از مولانا حضور بخش جتوئی، (بزرگان
بلوچی، بارشتم، کوئٹہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، صفحات ۱۴۲) میں مولانا حضور بخش جتوئی کی ایک نعمت درج
ہے۔ (۲)

"میکیں واحگ" (ملحصہ جذبہ) محمد احمد احمد عابد آبری بلوچ، عبدالجليل استور
سوارگی ہربت کران، صفحات ۵۰، یہ حمد و نعمت پڑھنی ہے۔

بلوچی نعتیہ شاعری کے بارے میں جانے کے لئے مدد بھی ذیل اہم ترین منابع ہیں۔

"بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں" از دا کنڑ انعام الحق کوش، مشر،
اسلام کې چل کیشز ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء ای شاہ عالم بارکیت لاہور، صفحات ۳۲۲

اس کے باب سوم میں بلوچی کتب اور نعمت گوئی (صفحے ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) کا جائزہ پیش کیا گیا
ہے۔ بلوچی کلام کے اروت چھے دیے گئے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔
بعض مقامات پر مخطوط اروت چھے بھی موجود ہیں۔ مثلاً قاضی عبدالرحیم صابر کی بلوچی نعمت کا وہ خودی
مخطوط ترجمہ یوں پیش کرتے ہیں۔ میں ۱۸۶ء،

مروت فخر کرتی ہے شرافت تم پر نازاں ہے
رسول پاک و اللہ یہ رسالت تم پر نازاں ہے
فقیروں کے شہنشاہ ہو امام الانبیاء ہو تم
تیرے خدام ذیشان ہیں امامت تم پر نازاں ہے
لقب ہے رحمۃ للعالمین اللہ کی جانب سے

خدائے پاک شاہد ہے کہ رحمت تم پر نازار ہے
 تیرے الطاف سے کی ہے غلاموں نے جهانگانی
 تمہیں شایاں جهانگانی حکومت تم پر نازار ہے
 خدا نے صاف فرمایا تیری خاطر بنی دنیا
 تیرا وجہ وہی جانے مشیت تم پر نازار ہے
 شب معراج حاصل ہو گئی ہے وعدہ بخشش
 شفیع المذینین ہو تم شفاقت تم پر نازار ہے
 نہ جائے گا کوئی صابر دوسرا کار سے خالی
 عجیب خاتی اکبر سخاوت تم پر نازار ہے
 جن شعر اکا بلوجی انھی کلام مج ارد و قدر جس درج کیا گیا ہے اُن کا تائے گرامی یہ ہے:
 میر چاکر رند، میر شہزاد، میر ایم ہمہانی، لکران ولد سلیمان جنکانی، جنگ چھبھوی کی لظم،
 ملا محمد حسن (فارسی اور اردو کے ماور صاحب دیوان سخنور) کچھ کران میں ملک دینار کی لڑائی سے
 متعلق لظم، جیوا، حارین ہمہانی بکھنی، کامل ولڈ گلشن دو میکنی، چنجو بھگانی (اس کی لظم پر ہمسایہ زبانوں
 پنجابی اور سندھی کا بھی اثر ہے)۔

ملا ابراہیم (ملا عالم کے علاوہ بلوجی میں پڑھنے لکھنے کے لئے بھی مستعمل ہے) ملا
 عبد اللہ، ملا بوہیر، گاجیان، ملا بہرام، ملا قاسم، نور دین ملا مسرور، ملا بہادر، محمدان، ملا فاضل رند
 (الملقب بـ ”غالب کران“ التوفی ۱۴۷۰ھ / ۱۸۵۲ء) جام درک (ذرک لیعنی ذرایا ب کی مانداور
 جام تخلص) مست توکلی (۱۴۲۳ھ / ۱۸۸۸ء - ۱۴۹۵ھ / ۱۸۷۳ء) ملا عمر مری (اس نے حمد، مدح اور
 مولود بھی کہے ہیں۔ سندھی شاعری میں مولود ایک صنف ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی شناور صفت ہوتی ہے۔ یہ صنف سندھی سے بلوجی میں آئی ہے) ملا ابراہیم جواناں بکھنی۔ سالی
 وفات ۱۹۶۹ء جواناں کے ہاں نعت اردو اور فارسی شاعری کی روایات کے عین مطابق ہے) ملا
 مزار بھگرئی، مولا حضور بکھش جتوئی، میر عیسیٰ قوی، گل خاں نصیر، سید ظہور شاہ باشی، میر محمد حسین عنقا،

مولانا عبدالباقي درخانی، مولانا عبدالغفور درخانی، حاجی محمود مومن، محمد حسین عاجز، عبدالحکیم حق کو
عبدالجید سورابی، عطاشاہ، انور صاحب خاں چلم زئی بلوچ، عبدالخنی پورا، فضل حسین پنجوری،
 حاجی فقیر محمد غیر بلوچ، غوث بخش صابر، خداۓ رحیم حکیم، آزاد جمال دینی، ملک محمد رمضان بلوچ،
قاضی عبدالرحیم صابر، پیر محمد زید اپنی (کئی کتابوں کے مصنف) عبدالرحمن غور، مولانا عبدالغفور
حسن خارانی بلوچ (مجموعہ کلام، گلہستہ عبدالغفور بن بناں بلوچی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء صفحات ۲۸)، و مرا
مجموعہ کلام گفتار احسن صفحات (۲۷)

میر عنايت اللہ تو می، نصرت اللہ شیدا، محمد احسان بزدار، فیض بخش پوری، (غالب سندھ)
خداۓ رحیم میتا ب، اشیع عبدال قادر شاھوی، اور خیسا خان۔
چند بلوچی اشعار کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیے۔

ملافق اصل نہ کہتے ہیں اترجمہ
نیوں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت کا درود سے آغاز کرتا ہوں۔ سودرو
اور سوسلام، یہی میر اار مقام ہے۔
مست تو کلی کویا ہوتے ہیں اترجمہ

پاک ہے تیرے جبیب کے (معراج) دیدار کی ساعت وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو
شیر آسا اپنے عہد کا سچا ہے۔ جس کے سر پر تو حیدر طلائی ناج ہے اور جس کی
سخاوت بے عدل ہے۔

محمد ابراء یہم جواناں لگتی اترجمہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رہما ہیں۔ ہم کتنے خوش قسمت اور روزی شان ہیں، وہ
کوہ گراس مای، وہ ایک عطریز پھول ہیں۔ جب سورج آگ اگتا ہو گا تو محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم تحریف لا کیں گے، ہم پر اپنی چادر رحمت کا سایہ فرمائیں گے۔ اپنے
مبوس سے ہم پر عنايت فرمائیں گے۔

غفور رکش جتوئی کویا ہوتے ہیں اترجمہ

ہمارے دین اور دنیا کی روشنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وچھے سے چاروں طرف روشنی ہے۔

بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمن برہانی (قلمی) کوئٹہ شعبان ۱۴۰۰ھ /

اپریل ۱۹۸۷ء صفحات ۱۲۲

اس کے مندرجات کی فہرست یوں ہے۔

۱۔ عرض حال، ۲۔ مقدمہ (تاریخ و خصائص بلوچستان) ۳۔ باب اول تراجم و تفاسیر قرآن
مجید، ۴۔ باب دوم قرات و تجوید، ۵۔ باب سوم حدیث و شروح حدیث و اصول حدیث وغیرہ»
۶۔ باب چارم فقه و اصول فقهہ براث، ۷۔ باب پنجم فتاویٰ، ۸۔ باب ششم سیرت انبیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم، ۹۔ باب هفتم تاریخ و تذکرہ، ۱۰۔ باب هشتم تصوف و اخلاقیات موعظ، خطبات، ۱۱۔ باب نهم
عقاید کلام مناظرہ وغیرہ ۱۲۔ باب دسم اور دو طائف علمیات وغیرہ ۱۳۔ باب یازدهم علم صرف و خو
فلسفہ منطق وغیرہ ۱۴۔ باب دوازدهم متفرقات، ۱۵۔ اسامی کتب، ۱۶۔ مصنفوں میں تصانیف،

۱۔ کتابیات

ہر باب میں موقع محل کے مطابق فارسی، اردو، پشتو، برہانی اور بلوچی کتب کا تفصیل
سے جائزہ لیا گیا ہے۔

”سرور کوئین ﷺ کی مہک بلوچستان میں“ ڈاکٹر محمد انعام الحق کوش، سیرت اکادمی
بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، بمناسبت پاکستان گولڈن جوٹی ۱۹۹۷ء صفحات ۳۵۸

اس کا درود رہا ب بلوچی کتب اور نعت گوئی پر مبنی ہے۔ موقع کی مnasibت سے اردو ترجمے
دیئے گئے ہیں۔ ”نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں“ کے مندرجات میں اضافے کے گئے
ہیں۔ اس کتاب میں بلوچی کے علاوہ برہانی، پشتو، فارسی اور اردو کی سیرت سے تخلق کتب اور
نعت گوئی کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

علاوہ ازیں بلوچستان میں نقطیہ مشاعروں اور دینی مدارس کے بارے میں بھی معلومات
مہیا کی گئی ہیں۔

پیشہ III

﴿۱﴾ نظر میں سیرت نگاری

حدیث شریف فخر عالم ﷺ (عربی سے پشتو میں ترجمہ، قمی) مترجم حافظ خان محمد (۱۳۲۲ھ/۱۹۵۲ء-۱۴۱۷ھ/۱۹۵۸ء) کوئٹہ، ۱۳۲۷ھ/۱۹۵۲ء،

احادیث نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے تربیا کیک ہزار لفظ احادیث کا پشوتو ترجمہ کیا۔ یہ عام سکول کی کالجیوں پر تحریر ہے۔ جو آپ کے صاحبزادوں کے پاس کوئٹہ میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے آپ کی قائم کردہ، کتابوں کی کتابان، بلوچستان کبڈیوں، میں کاروبار کرتے ہیں۔ ہر حدیث شریف کے سامنے اس کا پشوتو ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ احادیث ۱۳۲۲ق میں ایران سے شائع ہونے والی کتاب درج گہر سے انتخاب کی گئی ہے۔ پشوتو ترجمہ ۱۴رمضان ۱۳۲۴ھ/۱۹۵۷ء کو مکمل ہوا۔ اس مجموعہ میں جو احادیث شامل ہیں ان میں چند ایک یہ ہیں۔

- ۱۔ اکثر اہل النار المتكبرون اہل دوزخ میں اکثریت مکبروں کی ہوگی
- ۲۔ البر حسن الخلق سیکھی حسن الخلق ہے
- ۳۔ البحتة دار الا سخیا جنت خیوں کا گھر ہے
- ۴۔ حسن الخلق نصف الدين حسن الخلق نصف دین ہے
- ۵۔ علم المؤمن الصلة مومن کی شان نماز ہے
- ۶۔ الفقر راحت فقر میں راحتی
- ۷۔ کفارۃ الذنب الندامة گناہوں کا کفارہ مذامت ہے (۲)

”زمور رسول ﷺ پشتو“، مولف مولا رحمت اللہ من وظیل (۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء-۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء) علی پرہنگ پر لیں لاہور میں چھپی اور مولف نے اسے ثوب سے شائع کیا۔
۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء، صفحات ۱۱۲۱، ۱۳۶۰

کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر جامع ہے۔ کتاب کے آغاز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

نسب نامہ یوں درج ہے۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن هرہ بن کعب بن لویٰ بن غالب بن فہر بن مالک بن المهد بن کنانہ بن حزیب بن مدرکہ بن الیاس بن حضرت زر این مدد بن عدنان۔

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب
(یہاں نسب جاتا ہے)

نسب نامہ کے بعد ولادت بساعات کا بیان ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف فرمائے ہیں تو کسریٰ کے محل میں ایک زلزلہ آتا ہے، جس سے اس کے پودہ گلگرے زمین پر گرد جاتے ہیں۔ ملک فارس کا دریا بکھرہ سادہ خشک ہو جاتا ہے۔ فارس کے آتشکده کی ایک ہزار سال آگ دفعٹہ بھج جاتی ہے۔ آگے چل کر حریر کرتے ہیں کہ ولادت بساعات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کےطن سے ایک ایسا نور ظہور پزیر ہوتا ہے کہ جس سے شرق تا مغرب منور ہوتے ہیں۔

کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی رحلت اور عبد المطلب کے انتقال کا بھی بیان ہے۔ حبیب سعدیہؒ کا ذکر خاص طور سے ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر شام، حضرت خدیجہؓ سے نکاح، حضرت خدیجہؓ کی اولاد کا بھی بیان ہے۔ کہ ان سے دو فرزند اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں فرزندوں میں حضرت قاسمؑ اور حضرت طاہرؓ صاحبزادوں میں حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیؓ اور حضرت ام کلثومؓ تھیں۔ بعد ازاں چاروں صاحبزادوں کے مختصر حالات زندگی شامل کے گئے ہیں۔ پھر باقی ازواج مطہرات کا مختصر ساز کرہے۔

کتاب میں دعوت اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف ترقیات کی ایڈا ارسائی، قتل کا ارادہ اور پھر اساتذہ بیان کے ہیں۔ مولف لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آقاؑ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے پاس نماز میں مصروف تھا تو ابو جہل ایک بڑا پھر لے کر سر مبارک کو کچنا چاہتا تھا۔ جب وہ تریب پھٹکی گیا تو واپس بھاگ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگا کہ جب میں پھر پھینکنے والا تھا تو ایک عجیب و غریب اونٹ منکھوںے میری طرف آیا میں نے ایسا اونٹ کھینچی نہیں دیکھا تھا۔

کتاب کے عنوانات یہ ہیں:

بھرت جشہ

بھرت طائف

میراج

بھرت مدینہ

غزوہ بدر، احد، احزاب، ہجوم

صلح حدیبیہ

فتح کہ

اخلاق میجرات

محضر اس چھوٹی سی کتاب میں تمام اہم واقعات کو اس قدر دلچسپ و دلاؤز انداز میں سمجھا کیا گیا ہے کہ قاری کا جی چاہتا ہے کہ وہ بار بار کتاب کا مطالعہ کرے۔ (۵)

مقالات سیرت بربان پشو

ماہنامہ اوس پشو کو نیو ٹبر ۱۹۶۱ء میں مکمل قابلی نشر و اشاعت نے امیر عثمان کی زیگ مگرانی جاری کیا۔ ٹبر ۱۹۶۷ء تک باقاعدگی سے چھپتا رہا۔ کچھ وقت کے بعد دوبارہ مائن ہونے لگا۔

اس کے مدیر رہے: قاضی سید محمد، عنایت اللہ ریاض، عبدالرحمٰن بیان بظیر درانی، سید فاروق شاہ سہاٹری، عبدالمنان عابد،

اس میں اب تک سیرت النبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پچاس سے زائد مضماین چھپے ہیں اور تیس کے قریب نعمیہ کلام مائن ہوائے۔ (۶)

بلوچستان کے مختلف کالجوں کے کے سالانہ مجلات جیسے!

بولان (گورنمنٹ کالج/ گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ)

رگستان (گورنمنٹ کالج لورالائی)

اور ژوب (گورنمنٹ کالج ژوب)

میں بربان پشتو سیرت و حیات مبارکہ سے متعلق مواد جیضاً ہا ہے۔ (۷)

(۲) فتحیہ شاعری

پشتو زبان میں نعت گوئی کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہے، جتنی کہ عربی، فارسی، یا اردو میں ہے اور یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ پشتو میں نعت گوئی کی تاریخ قریب قریب مدھب اسلام کی تاریخ سے وابستہ ہے۔ (۸)

تذکروں کے حوالے سے پشتو زبان میں جو پہلی حمد سامنے آتی ہے وہ ژوپ کے پیٹ
نیکری ہے۔ جس کا مخطوطہ ترجمہ از سید گورہ (۹)

خداوند برزا خداوند برزا
تمرا پیار ظاہر ہے ہر ہر قدم پر

نہیں صرف کوئی گران، مظہر فن
غلائق سمجھی بندگی میں سراغن
یہاں اوپنجے اوپنجے پہاڑوں کے دامن
جهان اپنے نہیں، جہاں اپنا مسکن

یہ افراد کم ہیں، کر آباد یہ گھر
خداوید بردا خداوند برزا

یہاں آگ روشن ہے تھوڑی سی اپنی
یہاں سازو سامان سے گھر ہے خالی
ہمارے لئے تمیری الفت ہے کافی
کوئی اور اپنا سہارا نہ والی
زمیں آسمان مظہر کبریائی
ہے افزائش نسل تجھ ہی سے جاری

تمیری پروش ہے تو ہی پروش کر

خداوید برزا! خداوید برزا! (۱۰)

دیوان پیر محمد کاکڑ، مرتب عبدالرؤف بیلو، ۱۳۲۵ھ

پیر محمد کاکڑ (۱۴۰۸ھ/۱۹۶۲ء - میں ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۸ء) کا مولد
کان مہر زمیں تھیں مسلم باغ ملکع قلعہ سیف اللہ تھا۔ وادی ژوب کا کز قبیلہ کا مکن ہے۔ آپ احمد
شاہ بابا کے ہم عصر تھے اور اس کے وقت میں شعر کہتے تھے۔ احمد شاہ بابا کے بیٹے شہزادہ ملیمان کے
استاد بھی مقرر ہوئے۔ احمد شاہ بابا (۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء) میں تخت نشین ہوئے۔ ان دونوں آپ کی علیمت کا
خاص اشهر ہے۔

عبد الصمد درانی لکھتے ہیں۔ (۱۱)

کاسے (پیر محمد کاکڑ) "کے غر" (ژوب) کی سر زمیں سے بے حد محبت تھی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایک طرح کی پاکستانی قومیت کا تصور پیر محمد کاکڑ کے کلام میں موجود
ہے وہ آج سے تقریباً تین سو سال پہلے شیر اور لاہور کو پنا اطن اور قدر حار کو "دل جیوار" (پرایا دیں)
کلام دیتے ہیں۔

پیر محمد کاکڑ کی پشتو شاعری کا اردو ترجمہ از عابد شاہ عبدالسلام آباد سے ۱۹۹۰ء میں طبع ہوا
ہے۔ آپ کے پشتو نعتیہ کلام کا اردو ترجمہ "سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں"
(۱۲) میں موجود ہے۔

ای زمانے میں کے غر (ژوب) کے ملائے کے ایک قاترا کلام شاعر عرش الدین کاکڑ
ہو گز رے ہیں۔ ان کی نعمتیں دستیاب ہیں۔

ملagan محمد کاکڑ ملکع ژوب کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ۱۴۰۹ھ/۱۹۹۰ء میں اپنا

مجموعہ کلام "علیدین" کام سے روایت و مرتب کیا تھا۔ ان کا نعتیہ کلام موجود ہے۔

علامہ عبدالعلی اخوندزادہ (۱۴۲۹ھ/۱۸۷۲ء - ۱۴۲۳ھ/۱۹۰۲ء) کی ذہانت اور علم کا

چرچا بلوچستان کے علاوہ قدر حار، کامل اور ہندوستان میں بھی تھا۔ دور و زدیک کے علماء آپ کے
پاس آتے اور ہفتون علی مباحث میں مشغول رہتے۔ عربی، فارسی میں پیدھوی حاصل تھا۔ پشتو
ماوری زبان تھی۔ پشتو اور فارسی میں خوب شعر کہتے تھے۔ آپ کا دیوان شباب کی یادگار ہے۔ حافظ

خان محمد نے آپ کے کلام کا انتخاب ۱۹۵۵ء میں شاخ گل (مختارات ۸۰) کے نام سے چھپا لیا تھا۔ اس مختصر سے مجموعے کے مطالعہ نے نوجوانوں کو پیشتوں میں شعر کہنے اور نثری ادب تحقیق کرنے کی ترغیب دی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج کوئی ڈویژن کے چیئی چیزیں میں جتنے نوجوان شاعر نظر آتے ہیں وہ حلامہ موصوف سے اثر پذیر ہوئے ہیں۔

علام عبدالعلی الحندزادہ نے عملی طور پر خیریک پاکستان میں نمایاں کروارا کیا تھا۔ ۱۹۷۳ء کو قائدِ اعظم نے کوئی کا دورہ فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے بڑھ کر قائدِ اعظم کو خوش آمدید کہا اور چند اشعار بھی پیش کئے۔ فہرست کوہ اشعار و سیماں نہیں ہو سکے۔ ان کے ایک شعر کا مشہوم کچھ یہ ہے۔

”میرے وطن کا ہر کاشا میرے لئے پھول کی طرح نرم و مازک ہے لیکن اس کا ہر پھول وطن دشمنوں کے لئے خارزار کی مانند ہے۔“

جب قائدِ نازارِ خسار اجتماع سے اگریزی میں خطاب فرمائے تھے تو الحندزادہ رونے لگے۔ ان کے ساتھی سردار محمد عثمان خان جو گیزتی نے جبرت زدہ ہو کر پوچھا ”آپ اگریزی تو سمجھتے نہیں، روتے کیوں ہیں؟“ جواب ملا۔ ”اس شخص کی آواز سے اس کے دل کا درد عیان ہے اور اس نے مجھے منظر کر دیا ہے۔“ مسلم لیگ سے آپ کی محبت آپ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے۔ ”مسلم لیگ اتفاق و اتحاد کی علامت ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہے۔“

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رگ و ریشہ میں ہمایا ہوا تھا۔ آپ کا نعتیہ کلام اس کا ثبوت ہم پہچانا ہے۔ ایک پیشتوانحت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

وہ ہوشیخِ مختار ہیں ان پر خدا نے کبیر کار رو دو سلام ہو۔

تمام دنیا ان کے نور سے پیدا ہوئی اور تمام جہاں ان کے چہرے سے منور ہوا۔

امت ان کی خیر الامم ہے اور رضا تعالیٰ نے انہیں خیر البشر کہا ہے۔

لو لا ک کی حصہ قدسی کی زندگی سے وہاں میں ہیں۔

اور آئیتِ خاتم کی زندگی سے وہ موت ہیں۔ آثر (میں پیدا ہوئے)

آن کا لقب سیدِ الہمیں ہے۔ آن کے نام پر بکر صلوات ہو۔

آن کے چهار دین کے چار سوں یہیں اور آن میں ہر ایک شرع انور کا ستارا ہے۔

اسے نبی ﷺ آپ پر درود وسلام ہوا اور اسے شفیعِ محشر! آپ پر سلام ہو۔

عبدالعلیٰ کا ہاتھ اور آپ کا گردیان ہے۔ (یعنی داعی و منیر ہوں) کہ

اسے سخت سفر آخرت درجیش ہے اور زادرا مفقود ہے۔

مل عبد السلام اشیزی (قاضی عبد السلام بابا) ایک متاز عالم دین اور حق کوش اس عزیز تھے۔

۱۴۰۰ھ/۱۸۸۲ء میں ہلائی قلعہ عبد اللہ کی تحصیل چین کے مقام شیلاباش سے پانچ میل شمال کی طرف

شاہ نامی گاؤں میں ملا جس کے ہاں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں وفات پائی اور

گاؤں شاخ کے اپنے آبائی قبرستان میں ابتدی نیند سو رہے ہیں۔

علامہ عبدالعلیٰ اخوندزادہ اور مل عبد السلام اشیزی کا شمار پتو زبان کے آن صفحہ اول کے

شعر میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے زور قلم سے اس علاقے میں تحریک آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد کے لئے نہایاں خدمات سر انجام دیں، مل عبد السلام اشیزی کے ایک پشوٹ شعر کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

”میں تکوار او رخچر اپنے آپ سے کبھی الگ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں انگریزوں کے شب

خون کے لئے ہر وقت چوکنا بیٹھا ہوں۔“

آپ اپنے مجموعہ کلام ”سویں چھن“ (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) میں کہتے ہیں:

”میں نے سویں کا اوراق میں اپنے وطن کا دکھر قم کر دیا ہے۔“

”آپ کی پشوٹ نعت کے ترجمے کا ایک حصہ درج ذیل ہے:

مر جاۓ در بار آ جائیں غلام ہوں اور آپ ﷺ آ قاہیں۔

آپ ﷺ کے روشنے کی طرف سے آنے والی ہوایمی دوا ہے۔ جو آپ فرمائیں گے
میں اسے انوں گا۔

آپ آیات حق اور فیض مطلق ہیں۔ ہر طبق پر حمد ﷺ احمد ﷺ ہیں۔ آپ دوست اکبر

سرورِ دافع شر اور شاہ اسرائیلی (صاحب معراج) آپ سراج نبیر بشیر و نذری ذکر کیش اور دلپذیر

پیش -

آپ کے سر پر ناج نبوت ہے۔

سلام سلام کہتا ہے اور سلام دوام کہتا ہے۔

آپ روز جزا میرے شافع ہیں۔ (۱۳)

موجودہ دور میں پیشو شاعری نے جس انداز سے ترقی کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

نعت گوئی کے حوالے سے اس زمانے میں ایسا کوئی شاعر تو سامنے نہیں آتا جو کامل طور پر نعت گو شاعر

ہو لیکن اپنے طور پر نعت گوئی کا حق قریب یا ہر ایک نے ادا کیا ہے۔

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں“ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور

۱۹۸۳ء میں پیشو کے درج ذیل شعر اک انتیہ کلام میں اردو ترجمہ موجود ہے۔

سید محمد رسول فربادی، سلطان محمد صابر، سرور سوائی، محمد عبد اللہ ذاکر، عبد الباری اسمیر، عبید

الله در و لیش در و رانی، ابوالخیر ڈلاند، سعیل جعفر، مقدس خان مصوص، سیال کا کڑ، عبد الغفور پر دلیں، عمر گل

عسکر، سید محمد گل شاہ خوئی، سید گوہر عقیدت، پیشو خود، نعت، سلام زیر طبع (عبدالکریم بریانے، نذر

محمد نظر پاپیزی۔

”فخر کو نین من صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں“ ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر کے ۱۹۹۷ء

میں ہندز کرہا لاشعا کے علاوہ دوسرے جن شعر اک انتیہ کلام کے ترتیب میں شامل ہیں:

پروفیسر صاحبزادہ جمیل الدین (۱۴)

مل عبد السلام اشیزی، (قاضی عبد السلام بابا) علی کمیل قربا ش، نصیب اللہ سیماں، گل

خان جیرت، عصمت اللہ آزرود، علاؤ الدین مجروح، عبد الروف خان رفتی، سید عبد شاہ ہابد،

صاحبزادہ جمیل الدین کی ایک نسبت احمد یہ نعت (جو مدرس ترکیب کی صورت میں ہے) کے

ترجمے کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

ہر شخص کو اپنی کھوئی ہوئی منزل مل گئی اور ہر ایک کو چین نصیب ہوا

اندھیرے اور سمجھا ہی سے ہر شخص بہ کنار ہوا

ہر شخص کو اس نے اندھیرے کے خارزار سے نکالا

رحمت و نعمت کی بدیاں مگر بار ہوئیں
اللہ کی قدرت کے قربان جاؤں اس کا کتنا فضل تھا
کہ انسان پر اُس نے اتنا بڑا احسان کر دیا

عُسَدِ الدِّینِ کَا كَرْثَ كَيْ چَدْ نَقِيَّهَا شَعَارَ كَا تَزَجِيَّهَا:

اگر تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب چاہتا ہے
تو بیشہ انہی کا خیال دل میں جاگزیں رکھ
دل کی آنکھ کو آئینہ بنانا کر دیکھ تو تجھے
بیکنا مصلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نظر آئیں گے
تو درود پڑھ کر اور حساب لگا کر دعائیں مت مانگ بلکہ
محمد ﷺ کا ورد کرتے ہوئے اپنی زبان خشک کر لے یعنی سکھا دے
اس مقالے میں بلوچستان کی سطح پر ہاہوئی، بلوچی اور پشتو میں تحری سیرت ٹگاری کا
ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہما ہوئی، بلوچی اور پشتو کے شعرا کے نقیبہ کلام میں نبی آثر از ماں صلی اللہ علیہ وسلم کے
او صاف حمیدہ، شائل، خصاکل پاکیزہ، دوسرا نے انجیاء پر آپ کا تفوق، دیگر امتوں پر امت مجردی ﷺ کی فضیلت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت کی برکات اور کثرت درودخوانی کی برکتیں
اور حسین بن کعبہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشور فرمان ہے کہ!
”تیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر کثرت سے
درود پڑھتا ہو گا۔“
بیان ہوئی ہیں۔

علاوہ ازیں روایات و بیانات میں حد اعدال کو بخوبی خاطر کھا گیا ہے۔ غیر منحصر اور غیر
صدق روایات سے احتساب برتنے کی سمجھی کی گئی ہے۔ قرآن و احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔
درو دو سلام عقیدت سے معور ہیں۔

مختصر ابراہیم ہوئی، بلوچی اور پشتو شعرا اور سیرت ٹگاروں کا کارواں خلوص، محبت اور

عقیدت کیشی کے پھول لئے ہوئے اور دل و جان سے "آسمہ حنفی" کو کہاں میں آن کی ہم سب کی اور دکھی انسانیت کی فلاخ پوشیدہ ہے اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے رواں دواں نظر آتا ہے۔ بقول عبد القادر شیرازی ہوائی:

ترجمہ

مرد محبت کی ابھری ہے روشنی چاروں سمت پھیلی ہے روشنی
سب سے اوپنی ہے شان اُس کی عرش پر ہے اس کا نام صلی علی صلی علی
بماہوئی میں مولانا عبد الباقی درخانی کہتے ہیں۔

زمین آسمان ستارہ الیٰ محمد اس محمد اس

ناگفر و اشارہ الیٰ محمد اس محمد اس

ترجمہ: زمین، آسمان اور ستاروں میں ہی محمد ﷺ ہیں اور ہمارے فکرو اشارہ میں ہی محمد ﷺ ہیں۔

بقول محمد عبد اللہ ذاکر:

ترجمہ: سمجھنے کی بات یہ ہے کہ رسول ﷺ کی محبت دراصل اللہ کی محبت ہے۔ دین (اسلام) میں راز کی بات یہ ہے اس سے بیزہ کر کوئی راز دین میں نہیں۔
جس حقیقت مبارک کی وجہ سے یہ معزول شدہ (جس کی سرنشیش کی گئی تھی)
انسان دوبارہ عرش مطیع نکل رسانی حاصل کر سکا ہے۔ میں (ذاکر)
اس پر ہمیشہ درود وسلام کھیجتا ہوں گا۔



حوالہ جات

- ۱۔ کوئنگ ۱۹۹۹ء مختارات، ۷۸۲
- ۲۔ ان ادوار کے شعراء کے نعتیں اشعار درج ذیل کتب سے دستیاب ہیں۔

- ☆ قدمیم بلوچی شاعری لائگ و رصد بیز کی کتاب ”پاپل پکڑی آف بلوجیز“ ۱۹۰۷ء لندن، (۱۳۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک)
- ☆ مترجم: میر خدا بخش بخارانی مری بلوق، ناشر، بزم ثقافت، کوئٹہ، ۱۹۶۳ء، صفحات ۲۹۷ (بڑی تقطیع)۔
- ☆ تاریخ بلوچستان، ہتوارام، لاہور، ۱۹۰۰ء صفحات ۲۲۳
- ☆ ”رجم عزیز“ مؤلف غوث بخش صابر، کوئٹہ ۱۹۷۸ء صفحات ۱۳۹، اس میں مختلف بلوچی شعر کے اسلامی جگہ مامے درج کئے گئے ہیں۔
- ☆ ”تاریخ ادبیات مسلمان پاکستان وہند“ فیاض محمد چودھری جلد (جلد دوم) لاہور ۱۹۷۶ء، صفحات ۳۶۳

ویگر منابع

- ☆ ”لغو کوہسار“ عبدالرحمن غور، کوئٹہ، ۱۹۶۸ء، صفحات ۲۳۶
- ☆ ”صحابہ علقتار“ قاضی عبدالرحمٰن صابر، کراچی ۱۹۶۶ء، درود جدید بلوچی اشعار کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ صفحات ۱۹۶
- ☆ ”سمہات بلوچستان“ (جلد دوم) کامل القادری، لاہور، ۱۹۸۰ء صفحات ۲۳۵
- ☆ ”سرمیب بلوچستان“ ذکریہ سردار خاں، کوئٹہ ۱۹۶۵ء صفحات ۲۵۱
- ☆ ”مست تو کل کلام اور دو ترجمہ“ غوث بخش صابر، اسلام آباد، ۱۹۸۲ء صفحات ۳۰۳
- ☆ ”بلوچستان میں اردو“ ذاکر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء اور اپنی ۱۹۸۲ء، ۱۹۹۳ء صفحات ۶۲۳
- ☆ ”ذمکرہ صوفیائے بلوچستان“ ذاکر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۷۶ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۹۵ء، صفحات ۳۳۲
- ☆ ”ثقا فت اور ادب وادی بولان میں“ عبدالصمد درانی، سلطان محمد صابر، میر مظہران مری، ملک محمد رمضان، عبدالرحمن کرد، اور فروغ محمد پور وانہ، ذاکر انعام الحق کوثر، کوئٹہ، ۱۹۶۶ء، صفحات ۳۷۰
- ۳۔ ان کے نقطیہ اشعار کا ترجمہ ”سرور کوشش صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں از ذاکر انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷ء ۱۹۹۵ء میں موجود ہے۔

- بلوچستان میں دینی ادب، فاکلر عبدالرحمن براہوئی (فقی) کو نکلے، ۱۴۷۰ھ/۱۹۸۷ء، ص

۱۔ سرور کوئین ﷺ کی مہلک بلوچستان میں، ص ۲۳۳، ۲۳۳، ۲۳۳

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں، فاکلر انعام الحق کوشلا ہور، ۱۹۸۳ء، ص ۲۰۱، ۲۰۱، ۲۰۱

۳۔ سرور کوئین ﷺ کی مہلک بلوچستان میں، محمد انعام الحق کوشلا ہور، کو نکلے ۱۹۹۷ء، ص ۲۰۵، ۲۰۵

۴۔ پشتو میں سیرت نگاری، پروفیسر صالح جزا و حمید اللہ، کو نکلے ۱۴۷۰ھ/۱۹۸۷ء، ص ۲۰۰

۵۔ ”رخوا لک ذکر ک“ پشتو نحت گولی ایک چاند، سید عبدالدشاد خاپد، قلم قبیلہ، کراچی، ۱۹۸۱ء، ص ۲۰۵

۶۔ پشتو اور ردو کے نامور شاعر و ادیب، اردو کا مجموعہ کلام ”پس دیوار“ ۱۹۸۵ء میں طبع ہوا پیش ہے۔

۷۔ قومی اور علاقائی ادب پر ایک نظر، فاکلر انعام الحق کوشلا ہور، مکی جون ۱۹۷۷ء، ص ۱۰۰

۸۔ ثنا فت اور ادب و ادبی بولان میں، کو نکلے ۱۹۶۶ء، ص ۲۰۰

۹۔ بلوچستانی پشتو شاعری کے ۱۳ جم ۱۹۷۲ء تا حال، فاکلر انعام الحق کوش، ادبیات، اسلام آباد پہاڑ ۱۹۹۱ء میں ص ۱۵۱، ۱۵۱

۱۰۔ کئی کتابوں کے مصنف و مولف، متعدد مضمایں طبع ہوئے، ذاتی لاہوری میں عربی، فارسی، اور پشتو کے سمعکروطات، اہم کتاب ”پشتو میں سیرت نگاری“ کو نکلے ۱۴۷۰ھ/۱۹۸۷ء، ص ۱۰۰